فارسی قواعد

(گیارھویں اور بارھویں جماعتوں کے لیے)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فارسی قواعد

برائے درجہ یازدہم و دوازدہم

Persian Grammar for Class XI, XII

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پٹنہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

محکمۂ فروغ وسائلِ انسانی (.H.R.D)، حکومتِ بہار سے منظور

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT)، پٹنہ کے تعاون سے پورے صوبۂ بہار کے لیے

© بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ

پہلی اشاعت : 2008

قیمت : Rs. 16.00

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلیشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پاٹھیہ پستک بھون، بدھ مارگ، پٹنہ۔ 001 800 کے ذریعہ

شائع اور سن رائز پلاسٹک ورکس، پٹنہ۔ 005 800 میں .H.P.C کے GSM 70 (واٹر مارک)

ٹکسٹ پیپر پر کل 5000 کاپیاں چھاپی گئیں۔ Size : 24x18cm

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اپنی بات

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی نئے نصاب تعلیم کے مدِ نظر بارھویں درجے کے لیے زبان و ادب کی نئی کتابیں اپنے صوبے کے ہونہار طالب علموں کے لیے پیش کرتے ہوئے ہمیں بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ دو سال پہلے سے ایس.سی.ای. آر.ٹی، بہار نے تمام زبانوں کی کتابیں بہار میں ہی تیار کر کے پیش کرنے کا جو نشانہ رکھا تھا اس میں پچھلے سال گیارھویں جماعت کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور اب بارھویں جماعت کی درسی اور معاون درسی کتابیں بھی وقفے وقفے سے شائع کی جا رہی ہیں۔ گیارھویں اور بارھویں جماعت کے لیے معاون درسی کتاب فارسی قواعد کی شکل میں آپ کے پیش نظر ہے۔ یہ کتاب تعلیم کے جدید تصوّرات کو سامنے رکھ کر تیار کی گئی ہے۔ اس لیے اس سے ہمارے طالب علم زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کر سکیں گے۔

جب تک ہمارا نصابِ تعلیم معیاری نہ ہو اور اس کے مطابق مناسب درسی کتابیں تیار نہ کر دی جائیں، اس وقت تک ہم اپنے ہونہار طالب علم کی ضرورتوں کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے۔ یہ کتاب ایک نئے جوش اور جذبے کے ساتھ تیار کی گئی ہے، ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ فارسی قواعد کی یہ کتاب سہل اور عام فہم زبان میں مرتب ہو، تاکہ طلبہ با آسانی قواعد و زبان کے رموز سے واقف ہو سکیں اور کسی نفسیاتی اُلجھن کے شکار نہ ہوں۔

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے میں ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار کے ڈائرکٹر، بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ (سینیر سکنڈری) کے ڈائرکٹر (اکادمک) اور نصاب اور درسی کتاب کمیٹی کے اکادمک کوآرڈی نیٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جن کی توجہ سے ماہرین کا تعاون حاصل کیا جا سکا۔ میں ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار کی اورینٹل لینگویجز کمیٹی کے چیرمین کا بھی شکرگزار ہوں، جنھوں نے اپنی نگرانی میں اُردو، فارسی اور عربی کی درسی اور معاون درسی کتابیں تیار کرائیں۔

یہ کتابیں آیندہ اشاعتوں میں مزید رنگ و روغن کے ساتھ شائع کی جا سکیں گی لیکن موجودہ اشاعت میں اس کی سادگی اور پُرکاری ملاحظہ کرنے کے لیے میں اربابِ حل و عقد کو دعوت دینا چاہوں گا۔ کتاب میں کوئی فروگزاشت ہو تو اس کی اطلاع فوراً ہم پہنچائیں تاکہ بروقت اصلاح کر کے آیندہ اشاعتوں کو غلطیوں سے پاک رکھا جا سکے۔

حسنین عالم (آئی.اے.ایس.)

مینجنگ ڈائرکٹر، بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پٹنہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

گزارش

تقریباً ڈھائی برس پہلے اسٹیٹ کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ(.S.C.E.R.T)، بہار نے اسکولی تعلیم کے بیے مبسوط نصاب تیار کرنے کی جو کوششیں کیں اُن کے نتیجے کے طور پر پچھلے برس گیارھویں جماعت کے لیے زبان و ادب کی متعدد کتابیں شائع ہوئیں، جنھیں گذشتہ سال ہمارے طلبہ نے پڑھا اور اس کی بنیاد پر ان کے سالانہ امتحانات ہوئے۔ طلبہ، اساتذہ، سرپرستوں اور ماہرین نے ہماری پچھلی کتابوں کو نہ صرف یہ کہ سراہا بلکہ انھیں بہار کے تعلیمی نظام کے لیے ضروری اور نیک فال قرار دیا۔ یہ صحیح ہے کہ ہمارے ادارے نے پہلی بار بہار کے نصاب تعلیم اور درسی کتاب کے لیے تمام تر ذمے داریاں اپنے سر لیں۔ اردو، فارسی اور عربی کے سلسلے سے تو آج سے پہلے ہمارے ادارے میں کبھی بھی کسی کتاب کا خاکا تک نہیں بنا تھا۔ ایسی صورت حال میں قومی سطح پر بڑے تعلیمی اداروں میں جس انداز سے کتابیں تیار کرانے کا سلسلہ رہتا ہے ہم نے اُنھی خطوط پر آگے بڑھنے کا ارادہ کیا۔ قومی اور صوبائی درسیات، نصاب تعلیم اور درسی اور معاون درسی کتاب سے متعلق مختلف ورکشاپ اور مذاکروں کے دوران کتابیں تیار کرنے کے لیے مختلف مضامین کے باصلاحیت، تجربہ کار اور محنتی لوگوں کی رفتہ رفتہ ایک ٹیم بنتی چلی گئی، اُس کے بعد ہی یہ ممکن ہوا کہ ہمارا تعلیمی تصور، نصاب اور درسی کتاب میں ڈھل کر عوام کے سامنے آیا۔

پچھلے سال ہمارے طلبہ نے گیارھویں جماعت کے لیے تیار شدہ درسی کتابوں کا مطالعہ کیا، اب انھیں بارھویں کی نئی کتابوں کا انتظار ہے، جنھیں پڑھ کر انھیں اپنے بورڈ کا امتحان دینا ہے۔ بارھویں کی کتاب بھی ہم نے اسی توجہ اور انہماک کے ساتھ تیار کرائی ہے، جس طرح گذشتہ درجے کی کتاب تیار کی گئی تھی۔ ہمارا اندازہ ہے کہ یہ کتاب بھی ہمارے بچوں کو اسی طرح پسند آئے گی، جس طرح پچھلے سال کی کتاب انھیں پسند آئی تھی۔ ہم نے ہر قدم پر یہ کوشش کی ہے کہ ہماری کتابیں سہل، دلچسپ، معلومات افزا اور ہر اعتبار سے کارآمد ہوں۔ فارسی قواعد کی یہ کتاب تیار کرتے ہوئے جدید طریقۂ تدریس کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ طلبہ عام فہم اور سہل زبان میں قواعد کی باریکیوں سے آشنا ہو سکیں۔ ہم اُن کتابوں کے مصنّفین و مولفین اور ناشرین کے شکر گزار ہیں، جن سے اِس کتاب کی تیاری کے دوران استفادہ کیا گیا۔

اس کتاب کی اشاعت کے موقعے پر چیئرمین اورینٹل لینگویجز گروپ جناب صفدر امام قادری، فارسی درسی کتاب کمیٹی کے کوآرڈی نیٹر جناب واحد نظیر اور معاون کوآرڈی نیٹر جناب انوار محمد عظیم آبادی کے ہم خاص طور پر شکر گزار ہیں کیوں کہ انھوں

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

نے نہایت مستعدی کے ساتھ اس ذمّے داری کو بہ حسن وخوبی انجام دیا۔ کتاب کی تزئین اور تصحیح کے کام میں بھی اُن لوگوں نے متعلقہ افراد سے تعاون لے کر ہماری پریشانیاں کم کر دیں۔

نظر ثانی کمیٹی اور صلاح کار کمیٹی کے معزز اراکین کے بھی ہم شکر گزار ہیں۔ انھوں نے ہماری کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور کتاب کو مزید بہتر اور کارآمد بنانے کے لیے مشورے عنایت فرمائے۔ اسکول، کالج اور یونی ورسٹیوں کے اساتذہ کتاب کی تیاری کے سلسلے سے متعدد ورکشاپ میں مدعو کیے جاتے رہے، ان کا اور ان کے پرنسپل صاحبان کا شکریہ بھی ہم پر واجب ہے۔

ہمیں اطمینان ہے کہ یہ کتاب بہار کے طلبہ کے لیے نہ صرف یہ کہ مفید ثابت ہوگی بلکہ نئے تعلیمی ماحول کی تعمیر میں بھی اس سے بھرپور مدد ملے گی۔ بہار ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن کے اہل کار بالخصوص اُس کے ایم. ڈی. جناب حسنین عالم کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے، جن کی کوششوں سے ہماری نصابی کتاب بروقت چھپ کر منظر عام پر آسکی۔

آیندہ اشاعتوں میں یہ کتاب اور زیادہ کارآمد ہو سکے، اس کے لیے ضروری ہے کہ پڑھنے والے اپنے مفید مشورے ہم تک ارسال کرنے کی زحمت اُٹھائیں۔ طلبہ اور اساتذہ سے بھی ہماری گزارش ہوگی کہ اس کتاب کے بارے میں اپنی واضح رائے دیں۔ اُن کا پیشگی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

حسن وارث

ڈائرکٹر (انچارج)

ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار، پٹنہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کمیٹی برائے درسی کتاب (فارسی)

زیر سرپرستی

جناب حسن وارث، ڈائرکٹر، ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار

جناب رگھونش کمار، ڈائرکٹر، (اکادمک) بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ (سینیر سکنڈری) پٹنہ

زیر رہنمائی

سید عبدالمعین، صدر، ٹیچرس ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ، ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار

قاسم خورشید، صدر، لینگویجز ڈپارٹمنٹ، ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار

ارچنا، لکچرر، ٹیچرس ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ، ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار

اراکین نظر ثانی کمیٹی، ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار

محمد ولی اللہ، سابق اُستاد، ہائی اسکول جمشید پور

محمد علی الیاس، ہیڈ ماسٹر، کھر دیورا اسکول، چنپٹیا، مغربی چمپارن

اراکین صلاح کار کمیٹی، بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ (سینیر سکنڈری)

بلقیس آفاق، سابق صدر شعبۂ فارسی، مگدھ مہیلا کالج، پٹنہ

ناز قادری، سابق صدر شعبۂ اردو، بی.آر.اے. بہار یونی ورسٹی، مظفر پور

سید حسن عباس، شعبۂ فارسی، بنارس ہندو یونیورسٹی، بنارس

اکادمک کنوینر

جناب گیان دیومنی ترپاٹھی، کمیٹی برائے نصاب اور درسی کتاب

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کمیٹی برائے درسی کتاب (فارسی)

چیرمین اورینٹل لینگویجز گروپ

صفدر امام قادری، صدر شعبۂ اردو، کالج آف کامرس، پٹنہ

کوآرڈی نیٹر

واحد نظیر، استاد، شہید راجندر پرساد سنگھ گورنمنٹ ہائی اسکول، گردنی باغ، پٹنہ

معاون کوآرڈی نیٹر

انوار محمد عظیم آبادی، مدیر، ماہنامہ نور مصطفےٰ، پٹنہ

اراکین

غلام مجتبیٰ انصاری، سابق صدر شعبۂ فارسی، بی.آر.اے. بہار یونی ورسٹی، مظفر پور

محمد عابد حسین، شعبۂ فارسی، پٹنہ یونی ورسٹی، پٹنہ

ظفر کمالی، شعبۂ فارسی زیڈ.اے. اسلامیہ کالج، سیوان

شاہدہ خانم، صدر شعبۂ فارسی، مگدھ مہیلا کالج، پٹنہ

محمد صادق حسین، شعبۂ فارسی، پٹنہ کالج، پٹنہ

محمد بدرالدین فریدی، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

چند الفاظ نئے نصاب اور درسی کتاب کے بارے میں

2005 میں این.سی.ای.آر.ٹی، نئی دہلی نے ملک کے ممتاز ماہرینِ تعلیم اور دانش وروں کے تعاون سے قومی درسیات کا خاکا NCF-2005 شائع کیا۔ پورے ملک میں اس کے ابتدائی خاکے سے جو مباحث قائم ہوئے، انھی کا یہ اثر تھا کہ ملک کے طول وعرض میں مروّجہ تعلیمی نظام میں خاطر خواہ تبدیلی لانے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ بہار اُن صوبوں میں شامل رہا جس نے نہ صرف یہ کہ قومی درسیات کے سلسلے میں اپنے واضح نقطۂ نظر کو پیش کیا بلکہ انھی مباحث کے دوران یہ تاثر بھی اُبھرا کہ قومی سطح پر طے شدہ درسیات کے اس خاکے کو صوبۂ بہار کے مخصوص تناظر میں سو فی صد کارگر تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اسی بیچ یہ بات بھی سامنے آئی کہ مخصوص حالات کے پیشِ نظر بہار کی درسیات کا خاکا بھی علاحدہ طور پر تیار کیا جانا چاہیے۔ Bihar Curriculum Framework (BCF-2006) صوبۂ بہار کے تعلیمی نظام کو ایک نئے تصور، نقطۂ نظر اور لائحۂ عمل سے ہم آشنا کرانے کا شاید وسیلہ ثابت ہو۔

درسیات، نصاب اور درسی کتاب کے آپسی رشتوں کے بارے میں ہمارے صوبے میں زیادہ غور وفکر کی روایت نہیں تھی۔ خاکۂ نصاب تیار کر کے، کتابیں بنا لینے یا قومی سطح پر موجود درسی کتاب کو من وعن یا جزوی تحریف کے ساتھ استعمال میں لانے کا انداز گذشتہ دو دہائیوں سے قائم رہا ہے لیکن اِس بار پُرانے طرزِ عمل کو چھوڑتے ہوئے نئے نشانات مقرّر کیے گیے۔ این.سی.ای.آر.ٹی. کے NCF-2005 کی روشنی میں جس گفتگو کا آغاز ہوا، اُسے BCF-2006 اور این.سی.ای.آر.ٹی. کے نصاب اور بہار کے گذشتہ نصاب اور بہار ٹکسٹ بک اور این.سی.ای.آر.ٹی. کی کتابوں کا موازنہ کیا گیا اور یہ جانچنے کی کوشش کی گئی کہ نصاب کا کتنا حصّہ درسی کتاب میں شامل ہو سکا اور کتنا چھوٹ گیا۔ اس طرح تقریباً ایک برس کی میراتھن سرگرمی کے بعد ہم بہار کے لیے ایک نیا نصابِ تعلیم تیار کرنے میں کامیاب ہوئے۔

تعلیم سے متعلق دنیا میں جو نئے سوالات یا چیلینجز ہمارے سامنے ہیں، اُن کو دیوار پر لکھی عبارت کی طرح ہم نے سب سے پہلے توجہ کا مرکز بنایا۔ درجۂ ششم سے لے کر درجۂ دوازدہم تک ہمارا طالب علم کس طرح زینہ بہ زینہ اگلی منزلوں کی طرف بڑھتا جائے گا، اس کا واضح خاکا نصاب تیار کرتے ہوئے ہماری نگاہ میں تھا۔ ہر سطح سے آگے بڑھتے ہوئے بچّہ کیا سیکھتا جائے گا جس سے اُسے ایک ذمّے دار اور موثّر شہری بننے میں مدد ملے، اس کا بھی ہم نے دھیان رکھا۔ بچّوں پر نظامِ تعلیم اور کتابوں کا غیر ضروری بوجھ نہ لد جائے، اس کے تئیں بھی ہم نے غفلت نہیں برتی۔ ان تمام امور پر بیدار رہتے ہوئے ہم نے اپنا نصاب تیار کیا۔

جہاں تک زبان وادب کی تعلیم کا سوال ہے، اس کی اہمیت کچھ زیادہ ہی ہے۔ مادری زبان تو وہ پونجی ہے جس کے بغیر

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

بچّے کا وجود تصور نہیں کیا جاسکتا۔ کئی دوسری زبانیں اور بولیاں بہار جیسے کثیر لسانی معاشرے میں پہلو بہ پہلو موجود ہیں۔ ایک بچّے کو اُن تمام زبانوں اور بولیوں میں سے مقدور بھر سیکھنے کی ضرورت ہوگی۔ زبانیں ماحول سے بچّے کے اندر داخل ہوتی ہیں اور نصابی کتاب تک پہنچنے سے پہلے ہی سیکڑوں الفاظ اور جملوں سے وہ واقف ہو چکا ہوتا ہے۔ زبانوں کی مدد سے ہی وہ دوسرے مضامین کی تعلیم بھی حاصل کرتا ہے۔ NCF-2005 نے خاص طور پر کثیر لسانی معاشرے کی پہچان کی اور ہندستان کی تہذیبی اور ثقافتی طاقت کو نصاب کا حصّہ بنانے کی وکالت کی۔ صوبۂ بہار بھی بولیوں اور زبانوں کی اس زرخیزی کی بہترین تجربہ گاہ ہے جس کی وجہ سے نصابِ تعلیم میں مختلف علاقائی، قومی اور بین الاقوامی زبانوں سے طلبہ کو روشناس کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس طرح ہماری یہ کوشش رہی کہ یہ نصاب بہار کی مخصوص ضرورتوں کی تکمیل کرتے ہوئے نہ صرف قومی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو بلکہ اس کے دروازے اور کھڑکیاں بین الاقوامی فصیلوں کی طرف بھی کھلیں۔

فارسی اور عربی زبانیں ہر چند ہمارے معاشرے میں دوسری، تیسری اور چوتھی زبانوں کا درجہ رکھتی ہیں پھر بھی اُن کی شدید ضرورت کے دو واضح اسباب ہیں۔ دونوں زبانیں کلاسیکی اہمیت کی حامل ہیں اور اُن کا وقیع ادبی سرمایہ نہایت کارآمد ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ دونوں زبانیں عالمی سطح پر بہترین معاشی وسائل فراہم کرتی ہیں۔ کلاسیکی ہونے کے باوجود یہ زبانیں زندہ اور متحرک ہیں۔ اس لیے ان دونوں زبانوں کے نصابِ تعلیم اور درسی کتاب تیار کرتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ چھٹی جماعت سے انھیں پڑھنے کے باوجود بارھویں درجے تک پہنچ کر بچّہ اتنی صلاحیت پیدا کرلے کہ وہ ان زبانوں میں کاروباری ضرورتیں پوری کرسکے۔

اس لیے کسی بھی زبان کے نصاب کی تیاری میں ہمارے سامنے یہ چنوتی بھی ہوتی ہے کہ آخر پورے سال تواتر کے ساتھ اس نصاب کو کیسے پڑھایا جائے؟ چھٹی سے بارھویں تک نصاب بنانے کے بعد پہلے مرحلے میں ہمیں گیارھویں جماعت کی درسی کتاب تیار کرنے کی ذمّے داری ملی تھی۔ اب بارھویں کی باری ہے۔ ان درجوں میں ایک بالغ نظر طالب علم ہمارے سامنے رہتا ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ گیارھویں اور بارھویں جماعتیں اسکولی زندگی کا ایسا مقام ہیں جس کے بعد طالب علم کی زندگی کے تعلیمی خاکے میں واضح تبدیلیاں آئیں گی۔ ممکن ہے، بی۔اے۔ کے درجات میں وہ زبان وادب کا ہوکر رہ جائے یا ٹھیک اس کے برعکس ایسے مضامین کی طرف بڑھ جائے جہاں زبان وادب کی کوئی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔ دونوں صورتوں میں ہمارا مطمحِ نظر یہ رہا کہ طالب علم کی ادبی ضرورتوں کو ابتدائی طور پر اوّلیت دی جائے۔ اسے اس قدر ادب پڑھا دیا جائے کہ اگر اس نے ادب کو چھوڑ کر دوسرے مضامین کو اپنا لیا تب بھی اس کی تمام زندگی میں ادب کی روشنی موجود رہے یا اگر آیندہ وہ ادب کا ہی طالب علم ہونا چاہے تب بھی اس کی بنیاد اتنی ٹھوس اور مستحکم ہو جس سے وہ اعلا جماعتوں میں ادب کا بہترین طالب علم بن سکے۔ انھی باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے گیارھویں اور بارھویں جماعتوں میں ہم نے ایک ایک درسی کتاب کے علاوہ تاریخِ ادب اور قواعد کی ایک ایک کتاب مشترکہ طور پر شامل کی ہے۔ اُن سب کے مطالعے کے بعد ایک طالب علم سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ابتدائی طور پر زبان وادب کا بہترین طالب علم ثابت ہوگا۔

ہماری کتاب، کمیٹی کے تمام ارکان کی مسلسل محنتوں کا ثمرہ ہے۔ اس موقعے سے ہم اُن تمام افراد کے شکر گزار ہیں۔ محکمۂ تعلیم کے سکریٹری جناب انجنی کمار سنگھ، جناب حسن وارث، ڈائرکٹر، ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ (سینیر سکنڈری) کے ڈائرکٹر (اکادمک) جناب رگھوونش کمار اور سکریٹری جناب انوپ کمار سنہا کے ہم خاص طور پر شکر گزار ہیں جن کی سرپرستی میں یہ پورا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ ایس.سی.ای.آر.ٹی. کے ٹیچر ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے صدر جناب سید عبدالمعین اور ڈپارٹمنٹ آف لینگویجز کے صدر ڈاکٹر قاسم خورشید نے تنظیمی سطح پر ہمیشہ تعاون دیا، ہم اس کے لیے ان کے شکر گزار ہیں۔ ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار کی نصاب اور درسی کتاب کمیٹی کے اکادمک کنوینر جناب گیان دیومنی ترپاٹھی گذشتہ ایک برس میں کمیٹی کے ارکان کے ساتھ علمی اور تنظیمی امور پر جس فیاضانہ طریقے سے مسلسل تعاون فرماتے رہے، اس کے لیے شکریے کے الفاظ رسمی معلوم ہو رہے ہیں۔ ہمیں یہ اعتراف کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ اُن کی اکادمک رہنمائی کے بغیر یہ کتاب پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔

نظر ثانی اور صلاح کار کمیٹی کے معزز اراکین کا شکریہ بھی ہم پر واجب ہے جنھوں نے ہماری کتاب کو توجہ کے ساتھ ملاحظہ کیا اور اپنے مفید مشوروں سے اسے زیادہ کارآمد بنایا۔ گورنمنٹ اردو لائبریری اور خدا بخش لائبریری کے اہل کاروں کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنھوں نے اس کتاب کی تیاری کے مرحلے میں فیاضی کے ساتھ ضروری کتابیں مہیا کرائیں۔ کمپیوٹر کمپوزنگ کے مرحلے میں جناب محمد معظم احمد (ایم.ایم.کمپیوٹرس) اور شجاع الزماں تنہا (آئڈیل کمپیوٹرس) نے نہایت مستعدی سے ہماری کتابیں تیار کیں۔ اسکول اور کالج کے جن اساتذہ نے ہماری ٹیم میں کام کیا، ہم اُن کے پرنسپل صاحبان کے بھی شکر گزار ہیں جنھوں نے اس کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے انھیں فراخ دلی سے چھٹیاں دیں۔

اساتذۂ کرام، سرپرست حضرات اور طلبہ سے ہماری گزارش ہوگی کہ اس درسی کتاب کے مشمولات کے بارے میں ہمیں اپنی رائے سے واقف کرائیں تاکہ آیندہ اشاعتوں میں اسے مزید کارآمد، سہل اور دل چسپ بنایا جاسکے۔

ہماری دعا اور تمنا ہے کہ یہ کتاب طلبہ کی زندگی میں نئی روشنی کی ضمانت بن جائے۔

صفدر امام قادری

چیرمین، اورینٹل لینگویجز کمیٹی برائے درسی کتاب

صدر شعبۂ اردو، کالج آف کامرس، پٹنہ (بہار)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فارسی قواعد...

زبان وادب کی تدریس وتعلیم اور اس کے پُر مغز مطالعے میں معاون درسی کتابوں کی اہمیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ قواعد و تاریخ سے آشنائی کے بغیر زبان کے مکمل عرفان کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ یہی سبب ہے کہ گیارھویں اور بارھویں جماعت کے لیے درسی کتابوں کے علاوہ تاریخ اور قواعد کی ایک ایک معاون درسی کتاب کی بھی ضرورت بھی محسوس کی گئی۔ پیش نظر ''فارسی قواعد'' کی تیاری میں صوبے اور صوبے سے باہر کے ماہرین کا تعاون لیا گیا ہے۔

اس کتاب میں علم ہجا، صرف ونحو اور علم نکتہ گزاری سے متعلق ضروری باتیں شامل ہیں۔ اس کی ترتیب میں یہ ملحوظ رکھا گیا ہے کہ آسان اور سہل زبان میں قواعدی رموز بیان کیے جائیں تاکہ طلبہ با آسانی قواعد کی باریکیوں سے واقف ہوسکیں۔ قواعدی مباحث کو حسب مواقع خاکوں کی مدد سے آسان اور ذہن نشین بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مختلف مباحث کے ساتھ حسب موقع چھوٹی چھوٹی لیکن ایسی اہم اور کارآمد قواعدی یادداشتیں بھی دے دی گئی ہیں جو طلبہ کے باریک ونفیس لیکن ضروری فرق ذہن نشین کرانے میں مددگار ہوں گی۔

ہندستان میں فارسی قواعد پڑھاتے ہوئے یہ دشواری محسوس کی جاتی ہے کہ اگر خالص جدید ایرانی قاعدے کو ملحوظ رکھا جائے تو یہاں کے طلبہ اشتباہ کے شکار ہونے لگتے ہیں کیوں کہ وہ فارسی کے ساتھ ساتھ اُردو زبان سے بھی آشنا ہوتے ہیں اور فارسی قواعد سے مشابہ اُردو قواعد کی تفصیلات بھی عموماً ان کے سامنے رہتی ہیں۔ اس کے برعکس اگر خالص ہندستانی قواعدی طریقۂ تدریس پر انحصار کیا جائے تو جدید فارسی قواعد سے ٹکراؤ کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ ایسے نازک مرحلے آسانی سے طے ہوں اور توازن کی صورت نمایاں رہے۔

جدید فارسی قواعد میں بہت ساری اصطلاحوں کے نام بدل گئے ہیں۔ محاوروں اور اصطلاحوں کے معانی میں بھی تبدیلیاں آئی ہیں۔ لہٰذا اس کتاب میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ ایسے موقعوں سے اصطلاحوں کے جدید ناموں کے ساتھ ساتھ ہندستان میں مروّجہ ناموں کو بھی واضح کر دیا جائے نیز جن محاورات کے معانی تبدیل ہو گئے ہیں انھیں بھی لکھ دیا جائے۔ قواعد کی کچھ بنیادی باتیں جو گذشتہ درجات میں ہمارے طلبہ پڑھ چکے ہیں، اس کتاب میں اس لیے شامل کر دی گئی ہیں کہ یاددہانی کے ساتھ ساتھ طلبہ کو قواعدی تسلسل کا اندازہ بھی ہو سکے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہندستان میں کلاسیکی فارسی ادب کا وقیع سرمایہ موجود ہے۔ اس کی اِملا، اصطلاحات، محاورے اور مرکب مصادر سے آشنائی بھی طلبہ کے لیے لازمی ہے۔ اس طرح صرف جدید فارسی قواعد پر تکیہ کرنا کسی طور بھی مناسب نہیں۔ ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ طلبہ جدید فارسی قواعد کی خاطر خواہ تعلیم سے آشنا ہونے کے علاوہ اُن لفظیات و محاورات اور قواعدی رموز سے بھی واقف ہوسکیں، جن کی ضرورت اُنھیں کلاسیکی ادب سے استفادہ کرتے ہوے درپیش ہوگی۔

انوار محمد عظیم آبادی
معاون کوآرڈی نیٹر (فارسی)

واحد نظیر
کوآرڈی نیٹر (فارسی)

صفدر امام قادری
چیرمین اورینٹل لینگو یجز کمیٹی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فہرست

۱- تمہید ۱
۲- دستورِ زبانِ فارسی ۳
۳- علمِ ہجا ۵
۴- علم صرف ۹
۵- علم نحو ۵۴
۶- علم نقطہ گزاری ۶۰
۷- محاورات جدیدہ ۶۲

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

دستور زبانِ فارسی

دستور زبان فارسی سے مراد وہ اصول و قاعدے ہیں، جن سے فارسی زبان کو صحیح صحیح پڑھنے لکھنے اور بولنے میں مدد ملتی ہے۔

فارسی قواعد یا دستور کے عموماً پانچ حصے کیے جاتے ہیں:

(۱) علم ہجا (۲) علم صرف (۳) علم نحو (۴) علم بلاغت (۵) علم عروض

لیکن ایران کے جدید دستور نگار علم بلاغت اور علم عروض کو اس میں شامل نہیں کرتے بلکہ وہ اسے درج ذیل چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

(۱) علم ہجا (۲) علم صرف (۳) علم نحو (۴) نقطہ گزاری

۱- علم ہجا:

وہ علم ہے، جس میں حروف کے حرکات وسکنات یعنی اعراب سے بحث کی جاتی ہے اس علم کا تعلق حروف سے ہے۔

۲- علم صرف:

وہ علم ہے، جس میں لفظوں کی ساخت اور ان کی بناوٹ کے قاعدوں سے بحث ہوتی ہے، اس علم کا موضوع ''کلمہ'' ہے۔

۳- علم نحو:

وہ علم ہے، جس میں جملہ کی بناوٹ اور ترتیب و ترکیب کے قاعدوں سے بحث ہوتی ہے اس علم

کا موضوع ''کلام'' ہے۔

۴- نقطہ گزاری:

جملے کے درمیان اور اختتام پر کچھ نشانات لگائے جاتے ہیں۔ ان سے جملوں کے مفہوم کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اگر یہ نشانات نہ لگائے جائیں تو پتا نہیں چلے گا کہ جملہ کہاں ختم ہوا، کہاں جملہ ناتمام ہے۔ ایسے نشانات کے محل استعمال کو جاننے کا علم، علم نقطہ گزاری کہلاتا ہے۔ اس کا تعلق علاماتِ قرأت یا تحریر میں اوقاف و رموز کے استعمال کو جاننے اور اُسے برتنے سے ہے۔

علم ہجا

فارسی میں ۳۳ حروف تہجی ہیں :

فارسی حروف تہجی یا الفبا

ا	ء	ب	پ	ت	ث	ج
چ	ح	خ	د	ذ	ر	ز
ژ	س	ش	ص	ض	ط	ظ
ع	غ	ف	ق	ک	گ	ل
	م	ن	و	ہ	ی	

مذکورہ ۳۳ حروف میں ث، ح، ص، ض، ط، ظ، ع، ق (آٹھ حروف) عربی زبان کے ہیں، جو فارسی میں داخل کر لیے گئے ہیں اور چار حروف پ، چ، ژ، گ خاص فارسی زبان کے ہیں۔ بقیہ حروف عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں مشترک ہیں۔

یاد دہانی :

* حروف الفبا (تہجی) کو حروف ہجا اور حروف مبانی بھی کہتے ہیں۔
* ''ق'' کو کچھ لوگوں نے ترکی زبان کا مخصوص حرف بتایا ہے۔
* جدید فارسی میں اصلاً ''ء''، ''ن'' غنہ اور یائے مجہول ''ے'' مستعمل نہیں البتہ کسی خاص ضرورت اور سہولت کے لیے کہیں کہیں ''ء'' کا استعمال کر لیا جاتا ہے۔

حروف تہجّی کی دو قسمیں ہیں : (۱) حروف مصمت (۲) حروف مصوت

۱- حروف مصمت / صامت / حروف صحیح

جس آواز کی ادائیگی میں ہوا کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہو، اُسے حرف صامت یا مصمت کہتے ہیں۔ اس کا نام حرفِ صحیح بھی ہے۔ الف ، واو، یا (ا ، و ، ی) کے علاوہ سبھی حروف، حروف مصمت ہیں۔ حروف مصمت کو بعض قواعد نویسوں نے حروف ''بے صدا'' کے نام سے بھی یاد کیا ہے۔

۲- حروف مصوت :

جس آواز کی ادائیگی میں ہوا کے راستے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو، اسے حروف مصوت کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام حرفِ علّت بھی ہے۔ ا ، و ، ی حروفِ مصوت ہیں جن کو ''حروفِ ''باصدا'' بھی کہتے ہیں۔ مصوت کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مصوت دراز (۲) مصوت کوتاہ

۱- مصوت دراز :

مصوت دراز کا دوسرا نام ''طویل مصوتہ'' یا دوہرا مصوتہ ہے۔ یہ مصوتہ میں مصوتہ کے ملنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے : آ، اِی۔

۲-مصوت کوتاہ :

مصوت کوتاہ کا دوسرا نام ''قصیر مصوتہ'' ہے جو مصوتہ پر حرکت سے ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے : اَ، اِ، اُ۔

صحیح تلفظ و قرأت کے لیے حرکت و سکون اور علامت سے کام لیا جاتا ہے۔ علامتوں کا بیان ''نقطہ گزاری'' کے عنوان سے آپ پڑھیں گے۔ ''سکون'' سے مراد حرکت کا نہ ہونا ہے اور حرکت سے مراد زبر، زیر، پیش ہے۔ حرکت دو طرح کی ہوتی ہے : کوتاہ اور دراز۔

حرکاتِ کوتاہ :

زیر، زبر، پیش، جنھیں عربی میں کسرہ، فتحہ اور ضمہ کہا جاتا ہے۔

⊙ زیر (ـِـ) حرف کے نیچے زیر کی علامت ہوتی ہے، جیسے: دِل میں دال کے نیچے زیر کی علامت دی گئی ہے۔ اسے عربی میں کسرہ کہتے ہیں۔

⊙ زبر (ـَـ) حرف کے اوپر زبر کی علامت ہوتی ہے، جیسے: بَنارس میں ب کے اُوپر زبر کی علامت دی گئی ہے۔ اسے عربی میں فتحہ کہتے ہیں۔

⊙ پیش (ـُـ) کی علامت بھی حرف کے اوپر ہوتی ہے لیکن زبر سے کچھ مختلف ہوتی ہے، جیسے: گُلشن میں گ پر پیش ہے۔ اسے عربی میں ضمّہ کہتے ہیں۔

یاد دہانی:

فارسی الفاظ کے آخر کا ہر حرف ساکن ہوتا ہے۔ جس حرف پر کوئی حرکت یا علامت (زیر، زبر، پیش) ہو، اُسے متحرک اور جس حرف پر حرکت نہ ہو اُسے ساکن کہتے ہیں۔ جیسے سَرْ میں 'س' متحرک اور 'ر' ساکن ہے۔

حرکاتِ دراز :

حرکاتِ دراز سے مراد مَد، تشدید اور تنوین ہے۔

مَد (ٓ) :

یہ علامت جس حرف پر آتی ہے، اُسے کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔ جیسے آفتاب۔ فارسی میں یہ مد صرف الف پر آتی ہے۔ ایسے الف کو ممدودہ کہتے ہیں۔

تنوین (ـٍـ ـًـ ـٌـ) :

یہ علامت نون ساکن زاید کی ہے، جو عربی کے بعض الفاظ کے آخر میں آتی ہے، جسے پڑھا جاتا ہے مگر لکھا نہیں جاتا بلکہ اس کی جگہ دو زبر (ـً)، دو زیر (ـٍ) اور دو پیش (ـٌ) کی علامتیں دی جاتی ہیں۔ جیسے کتاباً، کتابٍ، کتابٌ۔ اس کا تلفظ کتابَن، کتابِن اور کتابُن ہے۔

تشدید (ّ) :

جب کبھی ایک طرح کے دو حروف کسی لفظ میں ایک دوسرے کے پہلو میں آئیں اور پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے حرف کو حذف کر کے دوسرے حرف پر تشدید کی علامت (ّ) لگاتے ہیں۔ جس حرف پر تشدید ہو اسے مشدّد کہتے ہیں۔ جیسے معلّم، صدّیق، غفّار، ملّت، زوّار۔

یاد دہانی

* علم ہجا کی اصطلاح میں ''اَ'' کو الف مقصورہ اور ''آ'' کو الف ممدودہ کہا جاتا ہے۔
* الف مقصورہ بعض عربی لفظ میں ''ی'' پر کھڑا زبر (یٰ) سے ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے موسیٰ، طوبیٰ۔
* حرف ''و'' کی ایک قسم ''واو معدولہ'' کہلاتی ہے۔ یہ ''واو'' لکھا جاتا ہے مگر پڑھنے میں نہیں آتا جیسے لفظ ''خواب'' میں حرف ''واو'' خواب کا تلفظ ''خاب'' ہے۔
* حرف ''ہ'' کی ایک قسم ملفوظی اور دوسری غیرملفوظی ہے۔ ''ہائے ملفوظی'' تلفظ میں آتی ہے جیسے ہرمز، شہر، کلاہ، لیکن ہائے غیرملفوظی تلفظ میں نہیں آتی۔ جیسے نامہ، جامہ، ان لفظوں کا تلفظ ہے نامَ، جامَ۔

سکون (ْ ُ ^) :

جس لفظ میں کوئی حرف ساکن ہوتا ہے اُس پر ساکن کی علامت ہوتی ہے تاکہ وہ حرف اپنے پہلے آنے والے حرف سے ملایا جاسکے، جیسے ذیل کے الفاظ میں دوسرا اور آخری حرف ساکن ہے اور دونوں ساکن حروف اپنے ماقبل حروف سے متصل ہیں۔ اسے جزم بھی کہتے ہیں۔ جیسے:

رَفْتَنْ غُنْچَہْ بَخْشَنْ

***

اسم اور اس کے اقسام

اسم کی تعریف آپ پڑھ چکے۔ اسم کی مختلف قسمیں ہیں۔ مثلاً اسم نکرہ ، اسم معرفہ ، اسم ذات، اسم معنی، واحد جمع (اسم مفرد اور اسم جمع)، اسم بسیط، اسم مرکب اور مذکر مؤنث۔ ذیل میں ان کا مختصر بیان درج ہے۔

(۱) اسم نکرہ اور اسم معرفہ

اسم نکرہ :

اسم نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین چیزوں کے واسطے وضع کیا گیا ہو۔ ایسا اسم اپنی قسم کی تمام چیزوں کے لیے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے : پسر، کوہ، کتاب۔ اسم نکرہ کا دوسرا نام اسمِ عام بھی ہے۔

اسم معرفہ :

اسم معرفہ وہ اسم ہے جو ایک معین چیز کے واسطے وضع کیا گیا ہو۔ ایسا اسم کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا نام ہوتا ہے۔ جیسے : احمد، ہمالہ، دہلی۔ اسم معرفہ کا دوسرا نام اسم خاص بھی ہے۔

(۲) اسم ذات اور اسم معنیٰ

اسم ذات :

اُس چیز کا نام ہے، جس کا اپنا آپ وجود ہو۔ جیسے کتاب، آتش، قلم، باغ۔

اسم معنی :

وہ اسم ہے، جس کا وجود کسی دوسری چیز سے وابستہ ہوتا ہے۔ اسم معنی کسی حالت یا صفت کا نام

ہے۔ جیسے بخت، نیکی، ہنر، علم۔

(۳) واحد جمع (اسم مفرد اور اسم جمع)

واحد (اسم مفرد) :

اسم مفرد کلمہ کی وہ شکل ہے، جو ایک (واحد) پر دلالت کرتی ہے، اس کو واحد کہتے ہیں۔ جیسے مرد، اسپ، پرندہ، زن۔

(جمع) اسم جمع :

اسم جمع کلمہ کی وہ شکل ہے، جو ایک سے زیادہ پر دلالت کرتی ہے، اُس کو "جمع" کہتے ہیں۔ جیسے مردان، اسپہا، پرندگان، زنان۔

فارسی میں جاندار کی جمع "الف نون" لگا کر بناتے ہیں۔ جیسے مرد سے مردان اور بے جان چیزوں کی جمع "ہا" لگا کر۔ جیسے کتاب سے کتابہا۔

اسم جمع بنانے کے مندرجہ ذیل قاعدے ہیں :

اس میں دو کلمات "ہا" اور "ان" استعمال کیے جاتے ہیں۔

یاد دہانی

* جدید فارسی میں جاندار اور بے جان دونوں طرح کے اسموں کے آخر میں "ہا" جوڑ کر جمع بناتے ہیں۔
* جاندار واحد اسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو اس کی جمع بنانے کے لیے ہائے مختفی کو "گ" سے بدل کر اس کے آخر میں "ان" بڑھاتے ہیں۔ جیسے خستہ سے خستگان۔ چند اور مثالیں :

واحد	جمع
زندہ	زندگان
مردہ	مردگان

ضمیر اور اس کی قسمیں

ضمیر وہ کلمہ ہے، جو اسم کے بدلے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے : احمد پسر خوب است۔ او در دبیرستان درس می خواند۔

یہاں ''او'' ضمیر ہے جو احمد کے بدلے دوسرے جملہ میں استعمال کی گئی ہے۔

یاد دہانی

ضمیر، جس کے لیے لائی جاتی ہے یا یوں کہیں کہ جس کی طرف لوٹتی ہے اس کو ''مرجع'' کہا جاتا ہے۔ جیسے احمد پسر خوب است۔ او در دبیرستان می خواند، میں ضمیر ''او'' کا مرجع ''زید'' ہے۔

ضمیر کے اقسام حسب ذیل ہیں :

(۱) ضمیر شخصی (۲) ضمیر اشارہ (۳) ضمیر موصولہ (۴) ضمیر مشترک

۱۔ ضمیر شخصی :

وہ ضمیر ہے جو کسی شخص کے بدلے میں آئے، جیسے : من، ما۔ اس کی تین قسمیں ہیں : متکلم، حاضر اور غائب۔

اور پھر ہر ایک کے لیے واحد و جمع کا صیغہ ہوتا ہے۔ اس طرح ضمیر شخصی کے چھ صیغے ہوتے ہیں: واحد غائب، جمع غائب، واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم

یاد دہانی

* جدید فارسی قواعد کی اصطلاح میں واحد غائب کو شخص سوم مفرد کہتے ہیں اور اسی طرح جمع غائب

کو شخص دوم مفرد، جمع حاضر کو شخص دوم جمع، واحد متکلم کو شخص اوّل مفرد اور جمع متکلم کو شخص اوّل جمع کہتے ہیں اور ترتیب بھی الگ انداز سے بناتے ہیں یعنی: شخص اوّل مفرد، شخص اوّل جمع، شخص دوم مفرد، شخص دوم جمع، شخص سوم مفرد، شخص سوم جمع۔

ضمیر کی مختلف پہلوؤں سے مختلف قسمیں ہیں۔ مثلاً ضمیر شخصی، ضمیر فاعلی، مفعولی و اضافی، ضمیر متصل و منفصل، ضمیر مشترک اور ضمیر اشارہ۔ ذیل میں ان سب کا مختصر تذکرہ درج ہے:

۲- ضمیر فاعلی:

وہ ضمیر ہے جو جملے میں فاعل یا مسند الیہ کا کام کرے۔ جیسے: من آمدم، اوشان رفتند۔

۳- ضمیر مفعولی:

وہ ضمیر ہے جو جملے میں مفعول کا کام کرے۔ جیسے: من او را زدم، ما شما را دیدیم۔

ضمیر مفعولی کے ساتھ "را" کا استعمال ہوتا ہے۔ ان جملوں میں "او را" اور "شما را" ضمیر مفعول ہے۔

۴- ضمیر اضافی:

وہ ضمیر ہے جو مضاف الیہ کا کام کرے۔ جیسے: کتابِ او، قلمت، کلاہِ من۔

ان فقروں میں "او"، "ت" اور "من" مضاف الیہ ہیں۔ اور ان کا مضاف کتاب، قلم اور کلاہ ہے۔

۵- متصل:

وہ ضمیر ہے جو اپنے سابق کلمے سے ملی رہے۔ جیسے: قلمش، کتابتان وغیرہ۔

۶- منفصل:

وہ ضمیر ہے جو اپنے پہلے لفظ سے جدا ہو۔ قلمِ او، کتابِ شما۔

الحاق اور حالتوں کے اعتبار سے ضمیروں کے صیغے:

حالت فاعلی

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
متصل :	-	ند	ی	ید	م	یم
منفصل :	او	اوشاں	تو	شما	من	ما

حالت مفعولی

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
متصل :	ش	شاں	ت	تان	م	ماں
منفصل :	او را	اوشاں را	ترا	شما را	مرا	ما را

حالت اضافی

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
متصل :	ش	شاں	ت	تاں	م	ماں
منفصل :	او	اوشاں	تو	شما	من	ما

یاد دہانی

ضمیر متصل اسم میں لگتی ہے تو اضافت کا معنی دیتی ہے جیسے پسرش اور فعل میں لگتی ہے تو مفعول کا معنی دیتی ہے جیسے گفتمش۔ پہلی مثال میں ''ش'' کے معنی ہیں ''اس کا'' اور دوسری مثال میں ''ش'' کے معنی ہیں اُس کو۔

۷- ضمیر مشترک :

وہ ضمیر ہے جو متکلم، حاضر اور غائب تینوں کے لیے یکساں استعمال ہو۔ وہ یہ ہیں : خود، خویش، خویشتن۔ لیکن عام طور پر صرف خود ہی کا استعمال ہوتا ہے۔ کبھی اس کو تاکید کے لیے بھی

استعمال کرتے ہیں۔ جیسے : من خود گفتم، او خود گفت۔

۸- ضمیر اشارہ :

فارسی میں اسم اشارہ واحد (آن، این) اور جمع (آنان، آنہا - اینان، اینہا) ضمیر اشارہ کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً قلم و کتاب ہر دو مرا بدہ، آن توی اطاق است و این روی میز۔ اس جملہ میں ''آن'' قلم کے لیے اور ''این'' کتاب کے لیے آیا ہے۔ لہٰذا یہ ضمیر اشارہ ہے۔

یاد دہانی

اسم اشارہ اور ضمیر اشارہ کا فرق یوں ظاہر ہوتا ہے کہ اسم اشارہ، اسم کے ساتھ آتا ہے اور ضمیر اشارہ اسم کے بدلے میں۔

صفت اور اس کی قسمیں

وہ کلمہ جو اسم کی حالت اور کیفیت کو بیان کرے، صفت کہلاتا ہے۔ مثلاً : پسر خوب است یہاں خوب، پسر کی صفت کو بیان کر رہا ہے۔ کلمۂ خوب صفت ہے۔

وہ اسم جس کی صفت بیان کی جاتی ہے اصطلاحِ قواعد میں اسے **موصوف** کہا جاتا ہے۔

صفت کی قسمیں

صفت کی مختلف قسمیں ہیں جو:

(۱) صفتِ ذاتی (۲) صفتِ نسبتی (۳) صفتِ مقداری (۴) صفتِ عددی

۱- صفتِ ذاتی :

وہ صفت ہے، جو کسی ذات کی خوبی، خرابی، رنگت وغیرہ کو بیان کرے۔ جیسے : خوب، نیک، بد، زشت وغیرہ۔

۲- صفتِ نسبتی :

وہ صفت ہے، جس سے کسی شخص یا چیز کی کسی شخص یا چیز کے ساتھ نسبت معلوم ہوتی ہے۔ جیسے : ایرانی، ہندستانی۔ یہ صفت شخص یا چیز کے آخر میں ''یائے نسبتی'' یا ''ئی'' لگا کر بنائی جاتی ہے۔

جیسے : شیرازی، یزدی، مصطفائی۔

اگر کسی اسم کے آخر میں الف ہے تو یائے نسبتی کو جوڑنے سے پہلے واو کا اضافہ کیا جاتا ہے

یا الف کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے : دنیا سے دنیاوی اور دنیوی۔ اسی طرح اگر کسی اسم کا آخری حرف ''ی'' ہے تو اسے ''و'' میں بدل کر یاے نسبتی لگا دیتے ہیں۔ جیسے دہلی سے دہلوی اور رانچی سے رانچوی وغیرہ۔

۳- صفت مقداری :

وہ صفت ہے جس سے کسی چیز کی مقدار معلوم ہوتی ہے۔ اس کا استعمال ہمیشہ موصوف مقداری کے پہلے ہوتا ہے اور مقدار کے پہلے عدد معیّن یا غیر معیّن بھی ہوتا ہے۔ جیسے: چہار کیلو گندم، پنج لیتر شیر۔

۴- صفت عددی :

وہ صفت ہے جس سے کسی چیز کا شمار یا عدد معلوم ہو۔ جیسے : خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ من دو صندلی دارم۔

یاد دہانی

جس چیز کی تعداد بتائی جائے اس کو معدود کہتے ہیں۔ معدود کو اکثر واحد استعمال کرتے ہیں۔ جیسے دو گاد، چہار پا۔

عدد اور اس کی قسمیں

عدد وہ کلمہ ہے جو شخص یا چیزوں کو گننے کے کام آئے۔ جس شخص یا چیز کو گنا جاتا ہے اسے معدود کہتے ہیں۔ عدد کی چار قسمیں ہیں :

(۱) عدد اصلی (۲) عدد وصفی (ترتیبی) (۳) عدد کسری (۴) عدد توزیعی

۱- عدد اصلی :

یعنی وہ اعداد جن کی باہمی ترکیب سے دیگر اعداد حاصل ہوتے ہیں ''یک سے نُہ'' تک کا عدد اصلی ''احاد'' کہلاتا ہے اور دہ، بیست، سی، چہل، پنجاہ، شصت، ہفتاد، ہشتاد، اور نود کو ''عشرات'' کہا جاتا ہے۔ ''یازدہ'' سے ''نہدہ'' تک کے اعداد مخصوص طریقے سے بنتے ہیں۔

یک	دو	سہ	چہار	پنج	شش	ہفت	ہشت	نُہ	دہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
یازدہ	دوازدہ	سیزدہ	چہاردہ	پانزدہ	شانزدہ	ہفدہ	ہژدہ	نُہدہ	بیست
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰

سی	چہل	پنجاہ	شصت	ہفتاد	ہشتاد	نود	صد	ہزار
۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۱۰۰۰

دیگر تمام اعداد انھی بیس شماروں سے بنتے ہیں۔ جیسے اگر ہم کہیں تو ''دو'' اور ''دہ'' مل کر دوازدہ

(۱۲) ہوں گے اور اگر عدد ہفت صد بنانا چاہیں تو ہفت اور صد کی ترکیب سے ''ہفت صد'' بنے گا۔

۲- عدد وصفی :

وصفی یا ترتیبی عدد وہ ہے جس سے معدود کا مرتبہ واضح ہوتا ہے۔ عدد وصفی کا دوسرا نام عدد ترتیبی ہے۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ عدد اصلی کے آخر میں ''م''، ''می''، ''مین'' جوڑتے ہیں۔ جیسے ''دو'' عدد اصلی سے ''دوم''، ''دومی'' اور ''دومین'' عدد وصفی ہے۔

ہشتم سے ''ہشتمین''۔

۳- عدد کسری :

وہ عدد ہے جس سے صحیح عدد کا ایک یا کچھ حصہ سمجھ میں آئے۔ جیسے: سہ یک، پنج یک، صد یک۔

یاد دہانی

* اب یہ عدد یک دوم (۱/۲) اور یک سوم (۱/۳) یا یک چہارم (۱/۴) کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔
* کبھی بجائے یک دوم اور یک سوم کے عربی الفاظ نصف، ثلث، ربع اور خمس وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۴- عدد توزیعی :

عدد توزیعی، جس سے معدود کو مساوی اعداد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جیسے : دو دو، سہ سہ، چہار چہار مثلاً کتابہا پنج پنج چیدہ شدند۔

مصدر اور اس کی قسمیں

مصدر اس اسم کو کہتے ہیں جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو اور اس میں زمانہ نہیں پایا جاتا ہو۔ جیسے : نوشتن (لکھنا)، خواندن (پڑھنا)، گفتن (کہنا) وغیرہ۔ فارسی میں مصدر کی دو علامتیں ہیں : ''دَن'' جیسے آمدن، دوسرا ''تَن'' جیسے رفتن۔ اسی طرح مصدر کے دو مادۂ فعل ہیں یعنی مادۂ ماضی اور مادۂ مضارع۔ اِن ہی دو مادّوں سے سارے فعل بنتے ہیں۔

مصدر کے اقسام

مختلف پہلو سے مصدر کی مختلف قسمیں اور نوعیتیں ہوتی ہیں، جن کا مختصر بیان درج ذیل ہے :

(۱) مصدر وضعی (۲) مصدر غیر وضعی (۳) مصدر مفرد (۴) پیشوندی

(۵) مصدر مرکب (۶) مصدر فرعی (۷) مصدر متصرف (۸) مصدر مقتضب

۱- مصدر وضعی :

وہ مصدر ہے، جس کو اہل ایران نے فارسی زبان ہی سے بنایا ہے۔ جیسے : گفتن، رفتن وغیرہ۔

۲- مصدر غیر وضعی :

وہ مصدر ہے جس کو غیر زبان کے لفظ میں علامت مصدر جوڑ کر بنایا جاتا ہے۔ جیسے : طلبیدن، برقیدن وغیرہ۔

۳- مصدر مفرد :

وہ مصدر، جو ایک فارسی لفظ سے بنا ہو اسے مصدر سادہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے : آمدن، نوشتن وغیرہ۔

۴- مصدر پیشوندی :

وہ مصدر ہے جس کے پہلے کوئی حرف معنوی بڑھایا گیا ہو جیسے : داشتن سے برداشتن، آمدن سے درآمدن۔

۵- مصدر مرکب :

وہ مصدر ہے، جو مصدر وضعی کے پہلے کوئی اسم بڑھا کر بنایا گیا ہو۔ جیسے : سرآمدن، چشم زدن، بیرون آمدن۔

۶- مصدر فرعی :

وہ مصدر ہے جو دوسرے مصدر کے امر حاضر کے آخر میں علامت مصدر بڑھا کر بناتے ہیں۔ جیسے آمیختن، سے آمیز (فعل امر) اور آمیز سے آمیزیدن۔

۷- مصدر متصرف :

وہ مصدر ہے، جس سے تمام افعال بنتے ہیں۔ جیسے آمدن، رفتن وغیرہ۔

۸- مصدر مقتضب :

وہ مصدر ہے، جس سے سارے افعال مشتق نہیں ہوتے۔ جیسے : آختن ۔

یاد دہانی

* مصدر اور فعل دونوں کام کا ہونا یا کرنا بتاتا ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ مصدر میں زمانہ نہیں پایا جاتا جب کہ فعل میں زمانہ پایا جاتا ہے۔

فعل اور اقسامِ فعل

(I)

فعل کی تعریف پچھلے صفحات میں درج ہو چکی ہے۔ زمانہ کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں :

(۱) ماضی (۲) حال (۳) مستقبل

ماضی گزرے ہوئے زمانے کو کہتے ہیں، حال موجودہ زمانے کو اور مستقبل آنے والے زمانے کو۔

فعل ماضی اور اس کی قسمیں

فعل ماضی کی چھے قسمیں ہیں:

(۱)مطلق (۲) قریب (۳) بعید (۴) استمراری (۵) احتمالی (۶) تمنائی

(۱)فعل ماضی مطلق :

فعل ماضی مطلق کا دوسرا نام ''ماضی سادہ'' ہے یعنی وہ فعل جس سے صرف گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا ہونا یا کرنا معلوم ہو۔

ماضی مطلق بنانے کا طریقہ

مصدر سے فعل ماضی مطلق بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کے آخر سے حرف نون گرا دیتے ہیں۔ جیسے : آمدن سے آمد، رفتن سے رفت۔

مصدر آمدن سے فعل ماضی مطلق کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمد	آمدند	آمدی	آمدید	آمدم	آمدیم
وہ آیا	وہ سب آئے	تو آیا	تم سب آئے	میں آیا	ہم سب آئے

(۲) فعل ماضی قریب:

جس فعل سے نزدیک کے گزرے ہوے زمانے میں کسی کام کا ہونا یا کرنا معلوم ہو اس کو فعل ماضی قریب کہتے ہیں۔ جیسے: آمدہ است (وہ آیا ہے)، گفتہ است (اس نے کہا ہے)۔ ماضی قریب کا دوسرا نام ''ماضی نقلی'' ہے۔

ماضی قریب بنانے کا طریقہ

فعل ماضی مطلق صیغہ واحد غائب کے آخر میں ''ہ است'' بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیسے آمدن سے آمدہ است (وہ آیا ہے)۔

مصدر آمدن سے فعل ماضی قریب کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدہ است	آمدہ اند	آمدہ ای	آمدہ اید	آمدہ ام	آمدہ ایم
وہ آیا ہے	وہ سب آئے ہیں	تو آیا ہے	تم سب آئے ہو	میں آیا ہوں	ہم سب آئے ہیں

(۳) فعل ماضی بعید:

اس فعل کو کہتے ہیں، جس سے دور کا گزرا ہوا زمانہ معلوم ہو۔ جیسے: آمدہ بود (وہ آیا تھا)، رفتہ بود (وہ گیا تھا)۔

ماضی بعید بنانے کا طریقہ

فعل ماضی بعید بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق صیغہ واحد غائب کے آخر میں ''ہ بود'' بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیسے آمدن سے آمدہ بود (وہ آیا تھا)۔

مصدر آمدن سے فعل ماضی بعید کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدہ بود	آمدہ بودند	آمدہ بودی	آمدہ بودید	آمدہ بودم	آمدہ بودیم
وہ آیا تھا	وہ سب آئے تھے	تو آیا تھا	تم سب آئے تھے	میں آیا تھا	ہم سب آئے تھے

(۴) فعل ماضی ناتمام:

جس فعل سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا جاری رہنا سمجھا جائے اس کو ماضی ناتمام یا استمراری کہتے ہیں۔

ماضی ناتمام بنانے کا طریقہ

ماضی ناتمام بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل ماضی مطلق کے تمام صیغوں کے شروع میں می یا ہمی بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے : آمد سے می آمد (وہ آتا تھا)، می رفت (وہ جاتا تھا)۔ پرانی فارسی میں ''می'' کی جگہ پر ''ہمی'' بھی لکھا جاتا تھا مگر اب یہ متروک ہے۔

مصدر آمدن سے فعل ماضی ناتمام کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می آمد	می آمدند	می آمدی	می آمدید	می آمدم	می آمدیم
وہ آتا تھا	وہ سب آتے تھے	تو آتا تھا	تم سب آتے تھے	میں آتا تھا	ہم سب آتے تھے
وہ آرہا تھا	وہ سب آرہے تھے	تو آرہا تھا	تم سب آرہے تھے	میں آرہا تھا	ہم سب آرہے تھے

۵- ماضی احتمالی :

جس فعل سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے میں شک پایا جائے اسے فعل ماضی احتمالی یا فعل ماضی شکیہ کہتے ہیں۔ جیسے آمده باشد (وہ آیا ہوگا)، رفتہ باشد (وہ گیا ہوگا)۔ ماضی احتمالی کا دوسرا نام "ماضی شکیہ" ہے۔

ماضی احتمالی بنانے کا طریقہ

فعل ماضی احتمالی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں "ہ باشد" بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیسے آمدن سے آمده باشد (وہ آیا ہوگا)۔

مصدر آمدن سے فعل ماضی احتمالی کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمده باشد	آمده باشند	آمده باشی	آمده باشید	آمده باشم	آمده باشیم
وہ آیا ہوگا	وہ سب آئے ہوں گے	تو آیا ہوگا	تم سب آئے ہوگے	میں آیا ہوں گا	ہم سب آئے ہوں گے

۶- ماضی تمنائی :

ماضی تمنائی وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کی آرزو، یا شرط معلوم ہو۔ جیسے آمدی (وہ آتا)۔ ماضی تمنائی کا دوسرا نام ماضی شرطیہ بھی ہے۔ ماضی تمنائی کے صرف تین صیغے ہوتے ہیں۔ واحد غائب، جمع غائب اور واحد متکلم۔

فعل ماضی مطلق کے آخر میں "ی" جوڑ دینے سے ماضی تمنائی بن جاتا ہے۔

گردان

آمد + ی = آمدی	آمدندی	آمدمی
وہ آتا	وہ سب آتے	میں آتا

یاد دہانی

* ماضی تمنائی میں دراصل ''کاش'' یا ''اگر'' جیسا مفہوم چھپا ہوتا ہے۔ مثلاً ''آمدی'' کا پورا مطلب ہے کاش وہ آتا یا اگر وہ آتا۔
* جدید فارسی میں ماضی تمنائی کا استعمال متروک ہے۔ اس کی ضرورت مختلف دوسرے طریقوں سے پوری کی جاتی ہے، جس کی تفصیل آپ قواعد کی کسی بڑی کتاب سے معلوم کر سکتے ہیں۔
* ماضی تمنائی کے تین صیغے وہی ہوتے ہیں جو فعل امر و نہی کی گردان میں نہیں آتے ہیں۔ اس کی وضاحت یوں ہے:

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ماضی تمنائی			×	×		×
فعل امر / نہی	×	×			×	

۷۔ فعل مضارع :

فعل مضارع وہ فعل ہے جو زمانۂ حال اور استقبال دونوں پر دلالت کرتا ہے یعنی حال اور مستقبل دونوں ہی کے لیے اس کا استعمال ہوسکتا ہے۔ جیسے :

آمدن سے آید = وہ آتا ہے، وہ آرہا ہے (حال کا معنی)
وہ آئے گا (مستقبل کا معنی)

فعل مضارع کا ''وجوہِ فعل'' کے اعتبار سے ایک تیسرا معنی بھی ہے، جسے التزام کا معنی کہتے ہیں۔ جیسے: ''آید'' (وہ آئے)۔ مختلف مصدروں سے، فعل مضارع بنانے کے الگ الگ طریقے ہیں اور وہ پیچیدہ بھی ہیں اس لیے مصدروں کے مضارع یاد کر لینا ہی آسان سمجھا جاتا ہے۔ فعل مضارع کی دو قسمیں ہیں : (۱) مضارع اخباری اور (۲) مضارع التزامی۔

جب فعل مضارع کے پہلے ''می'' جوڑ دیا جائے تو وہ ''مضارع اخباری'' کہلاتا ہے۔ جیسے : رود سے می رود۔ اسی کا مشہور نام فعل حال ہے اور جب فعل مضارع سے پہلے ''ب'' جوڑ دیا جائے تو وہ مضارع التزامی بن جاتا ہے جیسے : رود سے ''برود''، شاید احمد آنجا برود یا اگر بروم میں مضارع التزامی کا استعمال ہے یعنی شاید احمد وہاں جائے یا اگر میں جاؤں۔

مصدر آمدن سے فعل مضارع کی گردان

آید	آیند	آیی	آیید	آیم	آییم

حال کا معنی :

وہ آتا ہے	وہ سب آتے ہیں	تو آتا ہے	تم سب آتے ہو	میں آتا ہوں	ہم سب آتے ہیں
وہ آرہا ہے	وہ سب آرہے ہیں	تم آرہے ہو	تم سب آرہے ہو	میں آرہا ہوں	ہم سب آرہے ہیں

استقبال کا معنی :

وہ آئے گا	وہ سب آئیں گے	تو آئے گا	تم سب آؤ گے	میں آؤں گا	ہم سب آئیں گے

التزام کا معنی :

وہ آئے	وہ سب آئیں	تو آئے	تم سب آؤ	میں آؤں	ہم سب آئیں

۸۔ فعل حال :

کسی کام کا ہونا یا کرنا موجودہ زمانے میں معلوم ہو تو اسے فعل حال کہتے ہیں۔ جیسے : احمد می رود (احمد جاتا ہے)، پسران بازی می کنند (لڑکے کھیلتے ہیں)۔

فعل حال بنانے کا طریقہ

اس کے بنانے کا طریقہ آسان ہے۔ مضارع کے سبھی صیغوں کے شروع میں می بڑھا دینے سے فعل حال بن جاتا ہے۔ قدیم فارسی میں ''می'' کی جگہ ''ہمی'' بھی لکھا جاتا تھا۔

مصدر آمدن سے فعل حال کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می آید	می آیند	می آیی	می آیید	می آیم	می آییم
وہ آتا ہے	وہ سب آتے ہیں	تو آتا ہے	تم سب آتے ہو	میں آتا ہوں	ہم سب آتے ہیں
وہ آرہا ہے	وہ سب آرہے ہیں	تو آرہا ہے	تم سب آرہے ہو	میں آرہا ہوں	ہم سب آرہے ہیں

۹۔ فعل مستقبل:

فعل مستقبل وہ فعل ہے جس سے آنے والے زمانے میں کسی کام کا ہونا یا کرنا سمجھا جائے۔
جیسے: خواہد گفت (وہ کہے گا)، خواہم گفت (میں کہوں گا)۔

فعل مستقبل بنانے کا طریقہ

فعل مستقبل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق صیغہ واحد غائب کے پہلے "خواہد" یا اس کے صیغے جوڑ دیے جاتے ہیں۔ جیسے خواہد آمد (وہ آئے گا)، خواہند آمد (وہ سب آئیں گے)۔

مصدر آمدن سے فعل مستقبل کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خواہد آمد	خواہند آمد	خواہی آمد	خواہید آمد	خواہم آمد	خواہیم آمد
وہ آئے گا	وہ سب آئیں گے	تم آؤ گے	تم سب آؤ گے	میں آؤں گا	ہم سب آئیں گے

۱۰۔ فعل امر:

فعل امر وہ ہے جس سے کسی کام کے کرنے کا حکم معلوم ہو۔ جیسے بِرَو (جاؤ)۔
فعل امر کے صرف تین صیغے ہوتے ہیں یعنی واحد حاضر، جمع حاضر اور جمع متکلم
فعل امر، صیغہ واحد حاضر بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مضارع التزامی کے صیغہ واحد حاضر

کا آخری حرف ہٹا دیتے ہیں۔ جیسے بروی سے برو۔

فعل امر جمع حاضر اور جمع متکلم کے لیے مضارع التزامی کا صیغہ جمع حاضر اور جمع متکلم استعمال ہوتا ہے۔

گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
×	×	برو	بروید	×	برویم
		تم جاؤ	تم سب جاؤ		ہم سب جائیں

یاد دہانی

* فعل امر کی ایک صورت وہ ہے جس کو امر استمراری یا امر دوامی کہا جاتا ہے۔ اس کے لیے فعل سے پہلے "می" جوڑتے ہیں اور حرف "ب" ہٹا دیتے ہیں۔ جیسے می نویس (لکھتے رہو)، می گو (کہتے رہو)۔ استمراری کا صرف ایک ہی صیغہ یعنی واحد حاضر عموماً استعمال میں آتا ہے۔ کبھی کبھی یوں بھی لکھتے ہیں: "می بگو" یعنی "ب" کو حذف نہیں کرتے ہیں۔
* فعل امر کے وہی تین صیغے بنتے ہیں جو ماضی تمنائی کی گردان میں نہیں ہوتے ہیں۔

۱۱- فعل نہی:

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم معلوم ہو۔ نہی کے معنی کسی کام سے روکنے یا منع کرنے کے ہیں۔ یہ فعل دراصل، فعل امر کی ضد ہے یا یوں کہیں کہ فعل امر منفی کا نام فعل نہی ہے۔ فعل امر ہی کی طرح فعل نہی کے بھی تین ہی صیغے ہوتے ہیں یعنی واحد حاضر، جمع حاضر اور جمع متکلم۔

فعلِ نہی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع اخباری کے پہلے "م" جوڑا جائے اور آخری حرف ہٹا دیا جائے جیسے روی سے مَرو (مت جاؤ)۔

گردان

مرو	مروید	مرویم
تم مت جاؤ	تم سب مت جاؤ	ہم سب نہ جائیں

یاد دہانی

جدید فارسی میں فعل نہی جمع حاضر اور جمع متکلم کی جگہ پر فعل مضارع منفی صیغہ جمع حاضر اور جمع متکلم سے بھی کام لیتے ہیں۔ مثلاً نرو، نروید، نرویم۔

امدادی اور اصلی فعل :

فعل مرکب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ امدادی اور اصلی فعل سے مرکب ہو۔ جیسے ''خواستم کہ بروم'' اس مثال میں ''خواستم'' امدادی فعل ہے اور ''بروم'' فعل اصلی۔ امدادی فعل پہلے رہتا ہے اور اصلی بعد میں۔ بایستن، خواستن، توانستن اور گزاردن، عام طور پر امدادی فعل کا کام دیتے ہیں۔ جیسے :

باید کہ بروم	=	مجھے جانا چاہیے
بایست کہ بروم	=	مجھے جانا چاہیے تھا
خواست کہ برود	=	اس نے جانا چاہا
می خواہد کہ برود	=	وہ جانا چاہتا ہے
توانم کہ بکنم	=	میں کر سکتا ہوں
توانستند کہ بکنند	=	وہ سب کر سکتے تھے
مرا بگزار کہ بروم	=	مجھے جانے دو

یاد دہانی

قدیم فارسی میں عام طریقہ یہ تھا کہ اصلی فعل کے لیے فعل ماضی مطلق استعمال کرتے تھے جیسے ''باید کرد'' (کرنا چاہیے) یا پھر اصلی فعل کو امدادی سے پہلے، بصورت مصدر لاتے تھے جیسے کردن باید لیکن جدید فارسی میں یہ شکلیں متروک ہیں۔